شوہر کا اپنی بیوی کو حق طلاق سپرد کرنے کا شرعی حکم

Husband's authority to bestow upon wife the exercise of right of Talaq-Sharae ordaines

Naheed Alizai,,Department of Islamiyat,Gomal University Dera Ismail Khan, (NWFP) Pakistan

ABSTRACT

Islam is a perfect religion and gives a complete code of life. It is not only close to the human nature but it provides both men & Woman all their human right. If the divine principals and teaching of Islam are properly followed, everybody can enjoy a peaceful and respectful life.Although Islam emphasize a strong marital relationship thought "Nikkah" and divorce id disliked to avoid the continuation of broken homes. But under unavoidable circumstances the option still there. The purpose of this research paper is to highlight the fact that how, when & why the right to divorce is assigned to a woman & how simple & convenient it is for her to exercise this.

تفویض:

تفویض لغت میں فوض کا مصدر ہے محاورۃً کہا جاتا ہے فوضت الی فلان الامر (یعنی میں نے اپنا کام فلاں کے سپرد کیا) یعنی میں نے یہ کام اس کے حوالہ کیا اور اس کو اس کام میں حاکم بنادیا ہے۔(۱)

اور تفویض کا اصطلاحی معنی کے لحاظ سے جب یہ لفظ نکاح کے باب میں استعمال ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے

فوضت المرأۃ نکاحھا الی الزوج حتی تزوجھا من غیر مھرٍ

یعنی عورت نے اپنا نکاح مرد کے حوالہ کیا یہاں تک کہ وہ اس کا نکاح بغیر مہر کے کرادیتا ہے۔

اور یہ لفظ باب الطلاق میں اس معنی میں استعمال ہوگا کہ خاوند نے طلاق کا اختیار بیوی کے سپرد کیا۔(۲)

طلاق کی تفویض کا حکم:

فقہاء رحمھم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ خاوند طلاق کا اختیار اپنی بیوی کے سپرد کرسکتا ہے۔(۳)

کیونکہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

دخل ابوبکر یستأذن علی رسول اللہ ﷺ فوجدالناس جلوساً ببابہ لم یؤذن لاحدٍ منھم قال فاذن لأبی بکر فدخل، ثم جاء عمر فاستأذن فاذن لہ فوجد النبی ﷺ جالسا حولہ نساؤہ اجماً ساکتاً قال، فقال یا رسول اللہ لو رأیت بنت خارجۃ سألتنی النفقۃ فقمت الیھا فوجأت عنقھا فضحک النبی ﷺ وقال "ھن حولی کماتری یسألننی النفقۃ" فقام ابوبکر الی عائشۃؓ یجأ عنقھا وقام عمر الی حفصۃؓ یجأعنقھا کلاھما یقول تسألن رسول اللہ ﷺ مالیس عندہ! فقلن واللہ لانسأل رسول اللہ ﷺ شیئاً ابداً لیس عندہ ثم اعتزلھن شھرا أوتسعاوعشرین ثم نزلت ھذہ الایات

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحاً جَمِیْلاً٥

وَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا٥(۴)

ترجمہ:

کہ ابوبکرؓ آئے اور حضور ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ کے دروازے پر اور بھی صحابہؓ بیٹھے تھے جن کو ملاقات کی اجازت کسی کو نہیں ملی تھی۔ حضرت ابوبکر آئے انہوں نے اجازت طلب کی ان کو اجازت مل گئی وہ اندر داخل ہوگئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے اجازت طلب کی ان کو بھی اجازت مل گئی وہ اندر گئے تو دیکھا کہ تمام امہات المومنینؓ آپ کے اردگرد بیٹھی ہیں اور آپ ﷺ خاموش ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میری بیوی بنت خارجہ نفقہ کا مطالبہ کرے گی تو میں اس کی گردن دبا دونگا اس سے رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ جیسے تو دیکھ رہا ہے یہ میرے اردگرد بیٹھی نفقہ کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اسی میں حضرت ابوبکرؓ اٹھے کہ حضرت عائشہؓ کی گردن دبادیں اور عمرؓ اٹھے کہ حضرت حفصہؓ کی گردن دبادے اور دونوں ان سے یہی کہہ رہے تھے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کرتی ہو ایسی چیز کا جو ان کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم ان سے ایسی چیز کا مطالبہ کبھی نہیں کریں گی جو ان کے پاس نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ ازواج مطہرات سے پورا ایک مہینہ یا ۲۹ دن علیحدہ رہے۔

Scanned with CamScanner